REGD E-P-861

رجسٹرڈ ای۔ پی نمبر ۸۶۱

جلد ۴ || ۲۱ر احسان ۱۳۳۴ ہش۔ مطابق ۲۱ر جون ۱۹۵۵ء نمبر ۲۳

"کیا احمدی مسلمان نہیں؟"

اس عنوان کے تحت معزز معاصر "ریاست" دہلی نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۳/۶/۵۵ میں تحریر کیا ہے کہ:-

ڈسٹرکٹ جج کیمل پور (پاکستان) نے دیوانی کے ایک مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے یہ قرار دیا ہے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور نہ مسلمانوں کے کسی فرقہ سے ان کا کوئی تعلق ہے۔ اسلامی شریعت کے مطابق کوئی قادیانی عورت کسی مسلمان کے گھر نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے آپ نے اپنے فیصلہ میں ذیل کی وجوہ دی ہیں:-

(۱) مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت محمد آخری پیغمبر تھے اور ان کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آنے والا تھا۔

(۲) مسلمان اس بات پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ جو شخص اس بات پر یقین نہیں رکھتا کہ حضرت محمد آخری نبی تھے وہ اسلام کے حلقہ سے باہر ہے۔

(۳) مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ چونکہ احمدی حضرت محمد کو نبی آخر الزمان تسلیم نہیں کرتے اس لئے وہ مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلمان ہیں۔

خوب! احمدی حضرات یقین اور عمل کے اعتبار سے دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ پر خدا کی وحدت اور حضرت محمد کی رسالت پر زیادہ یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ نماز اور روزہ وغیرہ اور اسلامی شعائر کے زیادہ پابند ہیں۔ اسلام کی جتنی تبلیغ انہوں نے کی مسلمانوں کے کسی دوسرے فرقہ نے نہیں کی۔ یہ لوگ فاقہ کشی کرتے ہوئے بھی اسلام کو غیر ممالک میں پھیلانے میں مصروف ہیں۔ اور قرآن کی جتنی اشاعت انہوں نے کی شاید ہی دوسرے فرقہ کے لوگوں نے کی ہو گی۔ مگر یہ کس قدر ستم ظریفی ہے کہ اسلام کے ان دلدادگان کو اس حکم کے مطابق اسلام سے ہی خارج کر دیا گیا کیونکہ ان لوگوں کے عقیدہ کے مطابق پیغمبر اور نبی حضرت محمد سے پہلے بھی اس دنیا میں آئے اور دنیا کی اصلاح کے لئے یہ پیغمبر اسلام کے بعد بھی آئیں گے۔

آپ کسی مذہب کو لیجئے اس مذہب کے ہر فرقہ کے عقائد میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہو گا کیونکہ اگر فرق نہ ہو تو یہ فرقہ دوسرے فرقہ سے الگ ہی کیوں ہو۔ مثلاً ہندوؤں میں بت پرست بھی اور بتوں کو توڑنے والے بھی۔ عیسائیوں کا ایک فرقہ حضرت مسیح کے بت کے سامنے سر جھکاتا ہے دوسرا فرقہ اسے کفر سمجھتا ہے۔ سنیوں اور شیعوں کے عقائد میں فرق ہے۔ سکھوں میں نام دھاری فرقہ گورو رام سنگھ کو گورو مانتا ہے دوسرے سکھ اس کو گورو نہیں مانتے۔ مذاہب کے فرقوں کے اس فرق کی موجودگی میں اگر احمدی حضرات عقیدۃً یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کی اصلاح اور دنیا کی بدی کو دور کرنے کے لئے ہمیشہ ہی نبی آتے رہے اور آئندہ بھی آتے رہیں گے تو ان کے اس گناہ کی سزا کے طور پر ان کو حلقۂ اسلام سے ہی خارج کر دینا ایسا واقعہ ہے جو معقولیت پسند حلقوں میں قابل تعریف قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور ہماری رائے ہے کہ احمدی حضرات اس مقدمہ کو پاکستان کی فیڈرل کورٹ تک لے جائیں تاکہ آئندہ احمدی خاندان کے افراد کے لئے عدالتوں میں مشکلات پیدا نہ ہوں۔ چنانچہ اگر یہ قرار دے لیا جائے کہ احمدی غیر مسلم ہیں تو سیاسی اعتبار سے جس صورت میں کہ پاکستان میں یہ "غیر مسلم" محفوظ نہ ہوں گے کیا پاکستان گورنمنٹ ان "غیر مسلموں" کو کوئی علیحدہ سٹیٹ دینے کے لئے تیار ہے جہاں کہ یہ محفوظ اور مطمئن رہ سکیں۔ کیونکہ غیر مسلم ہونے کی صورت میں تو احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک ممکن ہے جو ۱۹۴۷ء میں ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ پاکستان میں ہوا یا ابھی پچھلے سال ہی ان بیچاروں کو وہاں مذہبی غنڈہ ازم کا شکار ہونا پڑا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

زیورچ ۶ر جون۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بفضلہ تعالیٰ روبہ ترقی ہے۔ آج یہاں کے اخبار Neue Zürich Zeitung Dr. Straff حضور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔

۷ر جون۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے۔

۸۔ جون (از جانب مبلغ سوئٹزرلینڈ) آج سوئس ٹیلیویژن کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو نشر ہوا۔ حضور نے یہ انٹرویو انگریزی زبان میں دیا جس کا ترجمہ خاکسار نے جرمن زبان میں کر کے سنایا۔ حضور نے سفر یورپ کی غرض رمضان المبارک کی اہمیت، جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد اور اس کی ضرورت سے متعلق سوالات کے جواب دیئے۔ یوگوسلاویہ کا ایک باشندہ حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوا الحمد للہ۔

۸۔ جون (از جانب پرائیویٹ سیکرٹری) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بفضلہ تعالیٰ روبہ ترقی ہے۔ آج رات حضور کا انٹرویو سوئس ٹیلیویژن کے ذریعہ نشر ہوا۔ سوئٹزرلینڈ کے لوگوں نے ٹیلیویژن پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کی اور حضور کو اسلام کے مفہوم اور اس کی اہمیت پر گفتگو فرماتے ہوئے سنا۔

۹ر جون۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پروفیسر روزہر کے پاس تشریف لے گئے۔ جنہوں نے بتایا کہ علاج کے بعد سے صحت میں نمایاں ترقی ہو رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پارٹی کے

> ### ملفوظات امام الزمانؑ
>
> ## نزول انوار و برکات
>
> "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وابتغوا الیہ الوسیلۃ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذا بما صلیت علیٰ محمدٍ"
>
> (حقیقۃ الوحی ص ۱۲۸ حاشیہ)

دیگر افراد کے ہمراہ جن میں چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بھی شامل ہیں کل ہیگ روانہ ہو رہے ہیں جہاں حضور اٹلی اور جرمنی ہوتے ہوئے انشاء اللہ ۸ر جون کو ہیگ پہنچیں گے۔

۱۰ جون۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پارٹی کے دوسرے افراد مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی معیت میں آج بعد دوپہر زیورچ سے جنوبی سوئٹزرلینڈ کے مقام لوگانو (LOGANO) روانہ ہو گئے۔ حضور وہاں سے اٹلی، آسٹریا اور جرمنی تشریف لے جائیں گے۔ روانہ ہونے سے قبل حضور نے یہاں نماز جمعہ پڑھائی۔ (شیخ ناصر احمد مبلغ سوئٹزرلینڈ)

۱۱ر جون۔ یہاں تین روز قیام فرمانے کے بعد حضور سوئٹزرلینڈ سے تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت میں نمایاں ترقی ہو رہی ہے۔ الحمد للہ۔ طبی معائنے کی غرض سے شاید حضور یہاں ایک مرتبہ پھر تشریف لائیں۔ (شیخ ناصر احمد مبلغ سوئٹزرلینڈ)

وینس ۱۱ر جون۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ زیورچ سے لوگانو ہوتے ہوئے (جہاں حضور ۱۰ر جون کو پہنچے تھے) آج مورخہ ۱۱ر جون کو بخیر و عافیت وینس پہنچ گئے ہیں۔ راستے میں حضور سفر سے لطف اندوز ہوئے۔ اور اب طبیعت بفضلہ تعالیٰ بشاش ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

قابل توجہ محکمہ ڈاک

اخبار بدر کے متعدد خریداران کی طرف سے شکایت کی جا رہی ہے کہ ان کا پرچہ باقاعدگی سے نہیں مل رہا۔ اسی طرح بھارتی کشمیر کے پرچے خواہ مخواہ پاکستان بھیجے جاتے ہیں جہاں یا تو وہ تلف ہو جاتے ہیں یا ۵۔۶ ماہ بعد واپس آ جاتے ہیں۔ متعلقہ افسران کی خدمت میں باادب گذارش ہے کہ وہ ایسی شکایات کو جلد دور فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ (مینیجر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو تازہ رؤیا

(۱)

۲۳ اور ۲۴ مئی کی درمیانی رات کو میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ہزاروں ہزار آدمی جماعت کے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہیں اور میرے لئے دعا کر رہے ہیں۔ وہ اتنا دردناک نظارہ تھا کہ اس سے میرا دل ہل گیا۔ اور میری طبیعت پھر خراب ہوگئی۔ یہی وجہ تھی کہ باوجود ارادہ کے میں عید پڑھانے نہیں جا سکا۔ چونکہ اس رؤیا کی میرے دل پر ایک دہشت تھی اور اب بھی اس کا نظارہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ میں سفر میں اس رؤیا کو لکھ کر بھجوانا پسند نہیں کرتا۔ اس عرصہ میں جو ربوہ سے خطوط آئے ہیں۔ ان میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ آخری رمضان کی شام کو جو دعا کی گئی۔ وہ ربوہ میں ایک غیر معمولی دعا تھی۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عرش بھی ہل گیا ہوگا۔ ان خطوں میں بھی گویا میری رؤیا کا نقشہ کھینچا گیا تھا جزی اللّٰہ ساکنی ربوۃ خیراً۔

(۲)

چار اور پانچ جون کی درمیانی رات دیکھا

میں نے دیکھا کہ میرے سامنے کوئی شخص بیٹھا ہے۔ اور میں نے کوئی فقرہ کہا ہے جس میں جماعت احمدیہ پر کچھ تنقید ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ اس دوسرے شخص نے اس تنقید کو ناپسند کیا ہے اور یہ سمجھا ہے کہ اس تنقید کو سنکر دشمن اور دوست دلیر ہو جائیں گے۔ اور جماعت کا درجہ گرائیں گے۔ اس کے بعد میرے دو لڑکوں نے بھی اسی قسم کا کوئی فقرہ کہا ہے۔ اور ان دو لڑکوں میں سے ایک مرزا ناصر احمد معلوم ہوتے ہیں۔ میرے لڑکوں کا فقرہ سُن کے اس شخص کے چہرہ پر اس قسم کے آثار ظاہر ہوئے کہ گویا وہ کہتا ہے۔ دیکھئے جو میں سمجھا تھا ویسا ہی ہوا۔ اس پر میں نے کہا کہ تم ان لڑکوں کی بات نہیں سمجھے۔ انہوں نے تو وہ کہا ہے جو میں کہلوانا چاہتا تھا۔ ان کے فقرے سے یہ مراد ہے کہ جماعت احمدیہ کے تقوےٰ اور اخلاق کا مقام اونچا کرنا چاہیئے۔ اور ہم اب اس کے لئے کوشش کریں گے۔ پھر میں نے کہا کہ اگر اسی طرح جماعت کے دوسرے مخلصین میں بھی احساس پیدا ہو جائے۔ جو میری غرض تھی۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں جماعت نہایت بلند روحانی معیار پر پہنچ جائے گی۔ اور اسی طرف توجہ دلانا میرا مقصود تھا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی رپورٹ

زیورچ (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی حسب ذیل رپورٹ زیورچ سے بذریعہ ڈاک ارسال فرمائی ہے۔ یہ رپورٹ ۵ ر جون ۱۹۵۵ء کو ختم ہونے والے ہفتہ سے تعلق رکھتی ہے۔

زیورچ ۶ جون۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک دن کے لئے جنیوا تشریف لے گئے۔ تاکہ عالمگیر شہرت کے مالک ڈاکٹر شمٹ سے مشورہ حاصل فرمائیں۔ ڈاکٹر مذکور نے حضور کا مکمل طور پر معائنہ فرمایا اور علاج تجویز کیا۔ حضور کی طبیعت اس ہفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر بہتر رہی۔ بائیں ہاتھ کی حس میں تھوڑی سی کمی باقی ہے۔ اسی طرح بائیں آنکھ کی نظر میں بھی کچھ کمی باقی ہے۔

احباب حضور اقدس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان میں صلوٰۃ الکسوف کی ادائیگی!

قادیان ۲۰ ر جون۔ سورج گرہن کے باعث سنت نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے قادیان کے جملہ احمدی احباب پونے آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں صلوٰۃ الکسوف کی ادائیگی کے لئے پہنچے۔ مکرم حافظ کرم الٰہی صاحب نزیل قادیان نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ یہ نماز مسنون طریق پر دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدات میں مکمل کی گئی۔ اور سورج گرہن کا بیشتر وقت تمام احباب نے نماز اور دعاؤں میں گذارا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد احباب جماعت کو صدقہ دینے کی تحریک کی گئی۔ تا اس طرح بھی حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا جا سکے۔

احباب اخبار بدر کی خریداری کی طرف توجہ فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے اس وقت قادیان سے ایک اخبار بدر نامی جاری ہے جو اس اخبار بدر کی یادگار ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانہ اپنا ایک بازو قرار دیا تھا۔ موجودہ زمانہ میں اس اخبار کی اہمیت اس لحاظ سے اور بھی بڑھ گئی ہے کہ اس کے ذریعہ احباب جماعت کو اپنے اصل اور مقدس مرکز اور حضرت مسیح موعودؑ کے مولد و مدفن کے حالات اور کوائف کا پتہ چل سکتا ہے اور وہ قادیان کے صبح و شام اور قادیان کے درویشوں کی روحانی لطافت اور روحانی طاقت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس اخبار میں ہندوستان کی کثیر التعداد جماعتوں کے حالات بھی چھپتے رہتے ہیں۔ پس جن پاکستانی دوستوں کو توفیق ہو وہ اخبار بدر کی خریداری کی طرف بھی ضرور توجہ فرمادیں۔ اس کا سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے اور سہ ماہی ایک روپیہ دس آنہ ہے اور ششماہی قیمت تین روپیہ چار آنہ ہے۔ جو ربوہ کے صیغہ امانت میں زیر امانت اخبار بدر جمع کرایا جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قادیان کی مقدس یاد کو دلوں میں تازہ رکھنے اور وہاں کے روحانی فیوض سے متمتع ہونے کے مقابل پر یہ رقم اتنی قلیل ہے کہ کوئی مخلص احمدی جو اس کی توفیق رکھتا ہو۔ اس اخبار کی خریداری میں تامل نہیں کر سکتا آجکل کی قومی زندگی میں اخباروں کو جو اہمیت حاصل ہے۔ وہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ ذی استطاعت اصحاب توجہ فرمادیں۔ خریداری کے لئے براہِ راست ایڈیٹر بدر محلہ احمدیہ قادیان مشرقی پنجاب کو لکھنا چاہیئے اور رقم صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بھجوانی چاہیئے۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد) ۸ / ۶ / ۵۵ (از الفضل)

نوٹ:۔ احباب کرام بدر کی خریداری بڑھانے کے لئے خاص کوشش فرمائیں۔ ہندوستان کے غیر مسلم یا مسلمانوں اور لائبریریوں کے نام بھی بغرض تبلیغ جاری کرا سکتے ہیں۔ یہ نہایت سستی تبلیغ کا بھی ذریعہ ہے ——— (ایڈیٹر)

مبلغ بمبئی کو حادثہ

مکرم مولوی مبارک علی صاحب بمبئی مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج صوبہ بمبئی کے ہمراہ تبلیغی دورہ پر تشریف لے گئے تھے۔ نندگڑھ سے واپسی پر جس Taxi میں مولوی مبارک علی سفر کر رہے تھے وہ ڈرائیور کی بے احتیاطی کی وجہ سے اُلٹ گئی ٹیکسی کی تمام باڈی (Body) ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ ایک آدمی موقع پر ہی فوت ہوگیا۔ دوسرا جو مولوی صاحب کے دائیں طرف بیٹھا تھا چند گھنٹے کے بعد فوت ہوگیا۔ خدا کے خاص فضل اور رحم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کی حفاظت فرمائی۔ مولوی صاحب کو دو شدید زخم آئے ہیں۔ ایک سر کے دائیں طرف اور ایک بائیں بازو پر زیادہ بوجھ پڑنے سے چوٹ آئی ہے۔ اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے زخم بھی جسم کے حصے پر لگے ہیں۔ مگر خدا کے فضل سے بروقت طبی امداد مل جانے کی وجہ سے سر کے زخم پر قابو پالیا گیا ہے۔ سر کے زخم پر دو ٹانکے لگائے گئے ہیں۔ کل رات ۱۱ بجے مولوی صاحب بمبئی پہنچ گئے ہیں۔ حادثہ کی وجہ سے طبیعت میں رات گھبراہٹ ضرور رہی ہے۔ مگر خدا کے فضل سے صبح کے وقت طبیعت اچھی ہے۔ علاج جاری ہے۔ مولوی صاحب موصوف کی صحت یابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار حضرت صاحب منڈا سکھر جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ بمبئی

نقد و نظر

رسالہ اصحابِ احمدؐ

از م۔ ع

جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے "اصحاب احمدؑ" کے نام سے ایک دو ماہی رسالہ قادیان سے جاری کیا ہے جس کا پہلا شمارہ ہمارے سامنے ہے جو بفضلہ تعالیٰ خاص معلومات سے پُر ہے۔ جناب ملک صاحب کی مساعی جمیلہ سے آج ہم صحابہ کرام کی خوش نصیب جماعت کے ایسے تفصیلی حالات سے مطلع ہو رہے ہیں جس میں ہر قدم پر ازدیاد ایمان کے بکثرت سامان موجود ہیں۔ اور پھر ایک ہی شمارہ میں متعدد بزرگان کے چیدہ چیدہ حالات اور ان کے خطوط کے چربے سے رسالہ اور بھی زیادہ دلچسپ بن گیا ہے ہر احمدی گھرانے میں اس کا مطالعہ کیا جانا ضروری ہے تا نئی آنے والی نسل اپنے اسلاف کے کارناموں سے باخبر ہو اور انکے قدم خدمت دین اور قربانی کی طرف تیز ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے رسالہ مذکور کا چندہ صرف ۸/۲ روپے ہے جو بھارت میں مینجر کے نام منی آرڈر ارسال کرکے اور پاکستان میں افسر امانت ربوہ کے پاس جناب ملک صاحب کی امانت ذاتی میں جمع کرا کر جاری کرایا جا سکتا ہے۔

شذرات

"ریاست" "بدنام اور گمنام" "آریہ ویر" کی نظر میں

رر ۲۸ ۵۵/۵ میں آریہ سماج کے متعلق "ریاست" دہلی جیسے موقر اخبار کے حوالہ سے یہ لکھا گیا تھا کہ آریہ سماج اپنی موت آپ مر رہی ہے"۔ "آریہ ویر" جالندھر نے اپنی اشاعت ۱۲ جون میں "ریاست" دہلی کو "ایک ہفتہ وار بدنام اور گمنام رسالہ" سے یاد کیا ہے۔ خیر مشہور مثل ہے کہ بری ناچنے والی عورت اپنے ٹوٹے ہوئے بدزیب صحن کو ہی بہترین قرار دیتی ہے چاند پر تھوکنے سے اس کی قدر کم نہیں ہو جاتی۔ معزز "ریاست" نے تقسیم ملک سے قبل ریاستوں کی بدعنوانیوں کو بے نقاب کرنے اور ان کی اصلاح کرنے کے لئے جو مجاہدانہ کارروائیاں کی ہیں ان کو تاریخ ہند میں فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ صرف کوئی بدنام اور گمنام اخبار ہی اسے اس نام سے یاد کر سکتا ہے۔ اور اس سے بقیہ مضمون کی قدر و قیمت کا بھرم کھلتا ہے اس مضمون نویس کی طرز تحریر کا نمونہ ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے:۔

"ہوش کی بات کرو۔ لوہے کے چنے چبوا دوں گا۔ دن کو تارے دکھلا دوں گا......۔ منافرت پھیلانے سے باز آ جاؤ ورنہ آپ کی سازشوں اور گذشتہ کرتوتوں کو منظر عام پر لاؤں گا...

یہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بدکردار اشخاص کے متعلق تو یہ لکھا ہے کہ ؎

خوک اور بندر سبھی بن جاؤ گے
اپنی کرتوتوں کا بدلہ پاؤ گے

تو یہ شعر آریہ دھرم کے ایک اہم بنیادی عقیدہ کی تبدیلیت کا اعلان ہے۔ یہ صاف کہہ رہا ہے کہ کسی مولوی کا بندر بننا مسئلہ تناسخ کو ثابت کرتا ہے" شاباش ایسی عقل و دانش پر۔ واقعی یہ مضمون کسی بی اے بی ٹی نے لکھا ہے۔ ورنہ معمولی سمجھ کا مالک ایسی پتہ کی بات نہ نکال سکتا۔ ان کے نزدیک کسی بہادر کو "شیر" کہا جائے تو جھٹ ان کا قابل دماغ اسے جنگل کا شیر سمجھ کر اس کی دم۔ پنجوں وغیرہ کو دیکھنے کی خواہش کرے گا۔ اور اگر کسی سخی کو "حاتم" کہہ دیا جائے تو ۱/۲ ہزار برس کے وفات شدہ حاتم کو تناسخ کے ذریعہ۔ دوبارہ پیدا شدہ قرار دیں گے ؎

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

حیات احمد
حیات قدسی
حیات حسن
حیات بقاپوری
قرآن کریم مترجم اور معرا
و تفاسیر اور رپورٹ
تحقیقاتی عدالت اور
دیگر ہر قسم کی کتب ملنے کا پتہ
عبد العظیم تاجر کتب قادیان

"قابلِ رشک عزم"

اس عنوان کے تحت معزز ہفت روزہ "صدق جدید" لکھنؤ مورخہ ۱۰ جون میں رقمطراز ہے:۔

جماعت احمدیہ (قادیانی) کے امام مرزا بشیر الدین محمود صاحب کے قلم سے اپنی جماعت کے نام سفر یورپ پر روانہ ہوتے وقت:۔

"آج میں نے یورپ کی تبلیغ پر بھی غور کیا اور مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے یقین ہے کہ میں خیریت سے وہاں پہنچا۔ تو یورپ کی تبلیغ میں نمایاں تبدیلی ہو جائے گی۔ ۱۹۲۴ء میں جب میں نے سفر کیا۔ تو گو میں نوجوان تھا اور مضبوط تھا مگر اتنا تجربہ کار نہیں تھا۔ اب گو کمزور اور ناتواں ہوں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک وسیع تجربہ میری پشت پر ہے.... خدا تعالےٰ مدد فرمائے تو انشاء اللہ برکت اور رحمت اور فضل کے دروازے کھلیں گے۔ اور اسلام ترقی کی طرف قدم بڑھائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اے خدا ایسا ہی ہو تیرا دین پھر اپنی جگہ حاصل کرے اور کفر پھر غار میں اپنا سر چھپائے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں یورپ اور امریکہ کے تمام مبلغین کو اکٹھا کر کے نقشہ زمین کو سرزمین طے کرنے کی کوشش کروں گا۔ مگر ابھی منزل مقصود کے درمیان ایک بہت بڑا سمندر حائل ہے۔ جس کو پار کرنا محض اللہ تعالےٰ کے فضل پر مبنی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ ہمیں اللہ تعالےٰ اپنی زندگیوں میں اسلام کی فتح کا دن دیکھنا نصیب کر دے اور ہماری موتیں ہماری پیدائشوں سے زیادہ مبارک ہوں۔ اور کامیابی ہمارے قدم چومے اور ہم رسول کریم صلعم کے فاتح جرنیل بن جائیں اور قیامت کے دن تمام دنیا کی حکومت کی کنجیاں رسول کریم صلعم کے قدموں میں رکھنے کا فخر حاصل ہو۔ اپنے فرض کو سمجھو اور رسول کریم صلعم کے نادار سپاہیوں کی طرح کفر کے مقابلے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ خدا تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو خدا تمہارے خاندانوں کی زندگیوں کو بابرکت بنائے"

خدمت اسلام کے ولولے جس کسی کی بھی زبان سے ادا ہوں ہر حال باعث مسرت و موجب شکر ہی ہوتے ہیں۔ یہ مسرت بدرجہا زائد ہوتی۔ اگر یہ الفاظ ہم اہل سنت کے کسی عالم کی زبان سے یورپ کی روانگی کے وقت ادا ہوئے ہوتے!"

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

"نئی مسلم نسل بھارت میں"

بھارت کے تعلیمی نصاب میں جو نقائص ہیں جن سے مسلمان بچوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس بارہ میں بدر قبل ازیں کئی بار لکھ چکے ہیں عنوان بالا کے تحت ذیل کا اقتباس بحوالہ "صدق جدید" لکھنؤ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ مسلمان اس اہم امر کی طرف توجہ کریں۔ یہ مقام شکر ہے کہ جمعیۃ العلماء کی طرف سے اس بارہ میں قابل قدر کام ہو رہا ہے۔

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی ایڈیٹر معارف کے ایک تازہ اور بہت قابل قدر خطبہ صدارت سے:۔

"یہ افسوسناک حقیقت ہے کہ ابھی تک ہماری حکومت نے سیکولرزم کی صحیح شکل اختیار نہیں کی ہے۔ اور عملاً اس کی ہر چیز میں ہندو مذہب اور ہندو تہذیب کا رنگ چھایا ہوا ہے..... ابتدائی تعلیم تمامتر ہندو مذہب اور ہندو تہذیب کی ترجمان اور اس کی مبلغ ہے جس میں اسلامی تہذیب اور روایات کا کوئی شائبہ نہیں اس کی کتابوں میں دیومالا کے خرافات اور علم الاصنام کے مشرکانہ اوہام تک ہیں جو اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہیں مسلمانوں کے مذہب کا سوال الگ رہا۔ ان کی تاریخ، تہذیب تک کا اس میں کوئی نشان تک نہیں ہے..... انتہا یہ ہے کہ جنگ آزادی کے ان مسلمان مجاہدین اور رہنماؤں تک کے ذکر سے یہ کتابیں خالی ہیں جنہوں نے ہندوستان کو آزادی کا سبق پڑھایا...... ایسی حالت میں ان سکولوں میں جو مسلمان بچے پڑھیں گے۔ ان کا انجام اس کے سوا کیا ہو گا کہ وہ اپنے مذہب اور تہذیب اور روایات سے بالکل بیگانہ اور ہندو تہذیب کے رنگ میں رنگ جائیں گے اور آئندہ نسلیں محض نام کی مسلمان رہ جائیں گی"

اکبر کے مشہور مصرعہ

دل بدل جائیں گے تعلیم بدل جانے سے

کا مشاہدہ جیسا اس وقت آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے کسی اور دور میں کیوں ہوا ہو گا! "دل بدل جائیں گے" یہ صیغۂ مستقبل ہی نہیں "بدل گئے" یہ صیغہ ماضی اور بدلتے جا رہے ہیں یہ صیغۂ حال بھی!"

اخبارِ احمدیہ

قادیان۔ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیر مقامی و مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بمع اہل بیت بخیریت ہیں۔

۱۷ جون۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ بسلسلہ امرتسر گئے۔

۱۸ جون۔ آج مقامی کانگرس کمیٹی کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا جس میں بابا بلونت سنگھ صاحب کے صدر اور پنڈت ملک راج صاحب کے جنرل سیکرٹری منتخب ہونے کے علاوہ چوہدری بدر الدین صاحب عامل کو خزانچی چنا گیا۔

قادیان مورخہ ۱۶/۶/۵۵ کو منظور احمد صاحب چیمہ ناصر آبادی کے ہاں لڑکا اور مورخہ ۱۷/۶/۵۵ کو عبد الحمید صاحب درویش کارکن دفتر زیارت کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نومولودین کو لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

زائرین مندرجہ ذیل احباب قادیان تشریف لائے۔

(۱) ۳۰ مئی بترگڑھی دگوجرانوالہ) سے ملک محمد دین صاحب (برادر ملک بشیر احمد صاحب ناصر) و ملک عبد الرحمٰن صاحب ٹھیکیدار کاٹھ (برادر زادہ حضرت حافظ حامد علی صاحب رض) (۲) ۶ جون لاہور سے محمد اسمٰعیل صاحب (ملازم حضرت میاں محمد عبد اللہ خاں صاحب) (۳) ۹ جون۔ لاہور سے چوہدری محمد اعظم صاحب فاضل مع تین بچیوں کے۔ (۴) ۱۱ جون۔ منٹگمری سے اہلیہ ملک صلاح الدین صاحب مع عزیزہ آصفہ بیگم و اہلیہ صاحبہ میر رفیع احمد صاحب (سابق درویش) مع بچگان۔ اور ربوہ سے شیخ احمد دین صاحب ڈنگوی (برادر نسبتی حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی) (۵) ۱۳ جون۔ مغلپورہ گنج لاہور سے حاجی کرم الٰہی صاحب و چوہدری محمد الدین صاحب۔

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے۔

(۱) ۲۱ مئی۔ عباس بن عبد القادر صاحب (۲) ۲۴ مئی۔ رشید احمد صاحب مغفر (۳) ۲۵ مئی ناصر احمد صاحب (۴) ۲۶ مئی چوہدری فضل الدین صاحب (۵) ۳۰ مئی۔ منیر احمد صاحب (۶) ۲ جون ملک محمد دین صاحب و حفیظ احمد صاحب (۷) ۴ جون۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب۔ (۸) ۱۱ جون۔ چوہدری محمد اعظم صاحب بچیوں سمیت۔

زکوٰۃ کیوں دی جاتی ہے؟ زکوٰۃ دینے کی اس لئے دی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق پیدا ہو اس کی رضا جوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ اور حرص اور بخل کی جھلکی ہو۔ یہ صرف روحانی بیماریوں کی ہی دوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف و مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پس صاحب نصاب حضرات جلد جلد زکوٰۃ کو مرکز میں بھیجنے کا اہتمام کریں تا وہ اس فرض سے سبکدوش ہوں (ناظر بیت المال)

اسلامی تمدن

تقریر مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ عالیہ دہلی برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء

(۵)

سلسلہ کے لئے دیکھو بدر ۲۱ مئی ۱۹۵۸ء

عورت اور مرد کے حقوق کا قیام

پھر اسلام نے عورت اور مرد کے حقوق کو کما حقہٗ قائم کیا۔ اور عورت کو بحیثیت ایک انسان ہونے کے عظیم الشان مرتبہ عطا کیا۔
اسلام کے قیام کے وقت قریبًا دنیا کے ہر حصے میں عورت بری نگاہ سے دیکھی جاتی تھی عرب تو اس ذات سے اتنی نفرت کرتے تھے کہ لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔ چنانچہ عرب کی جاہلیت کی تاریخ میں یہ واقعہ آتا ہے کہ ایک عربی کی عورت حاملہ تھی۔ وہ اس دوران میں سفر پر چلا گیا۔ اس کی غیر حاضری میں اس کے گھر لڑکی پیدا ہوئی۔ اس کی بیوی نے اس ڈر سے کہ اس کا خاوند آکر اس لڑکی کو زندہ درگور نہ کر دے اس لڑکی کو ننھال بھیج دیا۔ اور جب خاوند واپس آیا تو اس کو کہہ دیا کہ حمل ضائع ہو گیا تھا۔ وہ لڑکی وہاں پلتی رہی۔ جب وہ چودہ برس کی ہوئی تو ایک دفعہ اپنی والدہ کو ملنے کے لئے آئی اس وقت اس کے والد نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ یہ کس کی لڑکی ہے۔ تو بیوی نے یہ سمجھ کر اب تو لڑکی جوان ہو چکی ہے۔ اب یہ کیا کہے گا اس کو بتایا کہ یہ وہی لڑکی ہے جو تمہاری عدم موجودگی میں پیدا ہوئی تھی۔ اس وقت میں نے غلط طور پر یہ کہہ دیا تھا کہ حمل ضائع ہو گیا ہے۔ دراصل لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ یہ سنتے ہی اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ اور اس نے کدال لے کر گڑھا کھودا اور اس چودہ سالہ نوجوان بچی کو اس میں دبا دیا۔ لڑکی یہ چیخ و پکار کرتی رہی کہ اے میرے باپ آپ کیا کر رہے ہیں لیکن اس بے رحم باپ پر لڑکی کی چیخ و پکار کا کوئی اثر نہ ہوا۔
حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ آپ اپنی لڑکی کو گود میں لئے ہوئے بیٹھے تھے کہ بنی تمیم قبیلے کا سردار قیس آپ کے پاس آیا۔ اس لڑکی کو دیکھ کر اس نے رسول اللہ سے مندرجہ ذیل گفتگو کی۔
قیس۔ یہ کس جانور کا بچہ ہے جسے آپ گود میں کھلا رہے ہیں
حضرت محمدؐ۔ یہ میرا بچہ ہے۔
قیس۔ باللہ العظیم میری بہت سی ایسی لڑکیاں ہوئیں لیکن میں نے سب کو زندہ دفن کر دیا۔
حضرت محمدؐ۔ معلوم ہوتا ہے اللہ نے تیرے دل میں محبت انسانی پیدا نہیں کی۔ یہ تو ایک نعمت عظمیٰ ہے جو انسان کو دی گئی۔
عرب کی حالت کا اندازہ تو ان دو واقعات سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ عرب کو چھوڑ کر دیگر ممالک میں بھی عورت کے ساتھ اچھا سلوک نہ ہوتا تھا۔
شارلیمن کے عہد میں عورت کے ساتھ برا سلوک ہوتا تھا۔ ایک دفعہ شارلیمن نے اپنی بہن کے ساتھ مباحثہ کرتے ہوئے اس پر حملہ کر دیا۔ اس کے بال پکڑ کر اس کو دستِ پناہ سے مارا جس سے اس کے دو دانت ٹوٹ گئے۔
ایران اور ہندوستان میں عورت کی حالت اچھی نہ تھی۔ منو جی مہاراج نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ عورت کسی وقت میں بھی قابل اعتبار نہیں ہے۔ اور لکھنے والوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ

ڈھول۔ پشو اور ناری
تاڑن کے ہیں سبھی ادھیکاری

اطالویوں کا بھی قول اسی کی تائید میں ہے وہ کہتے ہیں۔ گھوڑا اچھا ہو یا برا اسے مہمیز کی ضرورت ہے اور عورت اچھی ہو یا بری اسے مار کی ضرورت ہے۔
چینیوں میں مشہور ہے کہ عورت جو بات کہے اس کو سن لو لیکن اس پر اعتبار نہ کرو۔
اسلامی تمدن میں عورت کی اصل حیثیت کو قائم کیا گیا۔ عورت کی تینوں حالتوں یعنی بحیثیت لڑکی۔ بحیثیت بیوی اور بحیثیت والدہ کے قوانین مرتب کئے گئے۔ لڑکی کا زندہ درگور کرنا اخلاقًا شرعًا اور قانونًا بند کر دیا گیا۔
بحیثیت بیوی خاوند کو اس کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کی تلقین کی گئی۔ جیسا کہ فرمایا وعاشروھن بالمعروف۔ بحیثیت والدہ اس کا پورا اعزاز کرتے ہوئے اولاد کو یہ نصیحت کی گئی۔ کہ اگر والدین اس کی موجودگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں کسی معاملہ میں اُف تک نہ کہو۔ اور ڈانٹنے کی تو ہرگز اجازت نہیں۔ گویا کہ ہر موقعہ پر صنف نازک کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کا حکم دیا گیا۔

رواداری کی تعلیم

اسلامی مساوات کے ساتھ ہی ساتھ رواداری کی بھی بہترین تعلیم اسلام نے دی۔ مذہبی لحاظ سے ان لوگوں کے لئے جو خدا کو نہیں مانتے بلکہ مورتیوں کی پوجا کرتے ہیں یہ احکام صادر کئے گئے۔ کہ محض اس وجہ سے کہ وہ تمہارے ہم خیال نہیں تم ان کو اور ان کی مورتیوں کو برا نہ کہو ہو سکتا ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہارے خدا کو برا کہہ دیں۔ اسی طرح دیگر اقوام کے معابد کی حفاظت کا حکم دیا۔ اور مسلمانوں نے اپنے زمانہ عروج میں اس پر عمل کیا۔
خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں بعض عیسائیوں کی باغیانہ سرگرمیوں کی وجہ سے یہ سوال اٹھا تھا کہ آیا ان کے گرجوں کو توڑا جا سکتا ہے۔ علامہ قاضی یوسف جو اس وقت کے محکمہ امور مذہبیہ کے انچارج تھے انہوں نے یہ سن کر فرمایا کہ مسلمانوں کو عیسائیوں کے گرجوں کو برباد کرنے کا کوئی حق نہیں۔
ہندوستان کے علاقہ سندھ میں محمد بن قاسمؒ نے سندھ کی فتح کے بعد یہ اعلان کیا کہ ہندوؤں کو اپنے قوانین اور رسوم ادا کرنے کی آزادی ہے۔ جنگ کے دوران چند مندروں کو نقصان پہنچا تھا جن کی مرمت کا فورًا حکم دیا گیا۔ ساتھ ہی محمد بن قاسمؒ نے یہ بھی حکم دیا کہ ایکس تین فی صدی مندروں کی مرمت کے لئے علیحدہ کر دیا جائے۔
شہنشاہ بابر نے اپنے بیٹے ہمایوں کو ایک وصیت لکھی ہے جو مغل بادشاہوں کی رواداری پر روشنی ڈالتی ہے۔ یہ اصل وصیت بھوپال کے کتب خانہ میں موجود ہے اور اصل فارسی زبان میں ہے میں اس کا ترجمہ یہاں لکھ دیتا ہوں۔ شہنشاہ بابر ہمایوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔
"اے فرزند ہندوستان کا ملک مختلف مذاہب سے معمور ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ جس نے اس ملک کی بادشاہی تم کو عطا کی تمہیں چاہیئے کہ دل کو تعصبات مذہبی سے پاک کر کے ہر طریقہ اور ہر ملت کے مطابق انصاف کرو۔ خاص کر قربانی گاؤ سے پرہیز کرو اس سے ہندوستانیوں کے دل مسخر ہو جائیں گے۔ اور اس ملک کی رعایا احسانات شاہی سے مسخر ہو جائے گی۔ کسی قوم کی عبادت گاہ یا مندر جو تمہارے زیر نگیں ہو برباد نہ کرو۔ ایسی عدل گستری اختیار کرو کہ رعیت بادشاہ سے اور بادشاہ رعیت سے خوش رہے۔ ..... مختلف دلوں کی رعیت میں اربعہ عناصر کی طرح اعتدال کرو۔ تاکہ سلطنت کا جسم مختلف امراض سے محفوظ رہے۔ وما علینا الا البلاغ۔
شہنشاہ اکبر کے متعلق تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس کا تو نام ہی بے تعصبی اور انتہائی رواداری کے لئے بطور ضرب المثل مشہور ہے۔
گور بلاس بادشاہی میں لکھا ہے کہ اکبر بادشاہ نے گورو رامداس صاحب کی خدمت میں چوراسی گاؤں کی جاگیر پیش کی۔ اور آپ نے یہ چوراسی گاؤں سری گورو رام داس جی کو دلوائے۔
اکبر کی اس عطا کردہ جاگیر کے متعلق گیانی ٹھاکر سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔
"سری گرو امر دیو جی مہاراج کا زمانہ اکبر کے ساتھ بہت تعلق رکھتا ہے۔ اکبر سے پہلے بھی تو اسلامی بادشاہوں نے گورو گھر کے ساتھ پریم کیا تھا۔ لیکن اس بادشاہ نے اسلام کا سکھوں کے ساتھ وہ رشتہ قائم کیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔ پرگنہ جبال کے چوراسی گاؤں سری گورو امر دیو بادشاہ کی سپتری بوجہ بی بی بھانی جی کے نام جاگیر لگا دی۔
(سالہ ایڈیشنک اتحر جون و جولائی ۱۹۳۲ء)
بابو تیجا سنگھ صاحب نے راگ مالا کھنڈن میں سردار بہادر کاہن سنگھ صاحب آف نابھہ کی ایک چٹھی درج کی ہے۔ جس میں سردار صاحب لکھتے ہیں:۔

"کرتار پور والے گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں لکھا ہے کہ ۱۶۵۵ بکرمی جہانگیر بادشاہ نے گورو ارجن صاحب کو رقبہ کرتار پور دیا۔ دھرم سالہ کو ۴۶۹۸ گھماؤں ۷ کنال ۱۵ مرلہ زمین دی۔
(راگ مالا کھنڈن ص۔)

مشہور سیاح برنیر جو اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں ہندوستان میں تھا اپنے سفرنامہ میں اس نے لکھا ہے کہ اس بادشاہ کے زمانہ میں غیر مسلموں کو اپنی مذہبی رسوم کی ادائیگی میں آزادی حاصل تھی۔
شہنشاہ اورنگ زیب کو ایک مرتبہ یہ شکایت پہنچی کہ اس کے بعض افسر بنارس کے بعض مندروں کے پروہتوں کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ تو انہوں نے اس وقت ایک فرمان جاری کیا جس میں ان افسروں کو سختی سے حکم دیا کہ وہ انہیں تنگ کرنے اور ان کے معاملات میں دخل دینے سے باز رہیں۔
اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جو ہندوؤں کو مبتلائے آلام رکھنے کا الزام ہے۔ اچاریہ پی سی رائے لکھتے ہیں:۔
"اورنگ زیب کے عہد میں بھی ہندوؤں کے پاس حکومت کی بڑی قابل اعتماد (باقی ص پر)

ذکر و فکر

ایک اور سچی بات!

(از م - ح)

مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی زیر عنوان "سچی باتیں" تحریر فرماتے ہیں:۔

یاد تو ہوگا۔ ابھی دو ہی ایک پشت قبل اسی ملک میں اور اسی سرزمین پر مسلمانوں میں بیوہ کا عقد کس درجہ معیوب تھا! کسی شریف کے ہاں اس کی بیوہ بہن یا لڑکی کو عقد کا پیام دینا گویا اسے گالی دینا تھا عوام کا لانعام کا ذکر نہیں اچھے اچھے عالم فاضل مشائخ اپنے اپنے گھروں میں کم سن بیوہ بہنوں اور لڑکیوں کو بٹھائے ہوئے تھے۔ اور کسی کا منہ نہ تھا کہ عقد ثانی کی بات جیت کرتا۔ اور یہ شدید تعصب بھی کوئی ۵ سال ادھر تک اسی زور و شور سے قائم تھا۔ قرآن مجید کی آیات وانکحوا الایامیٰ صراحت کے ساتھ سنت رسول تعامل صحابہ یہ سب ایک طرف اور دوسری طرف محض ہمسایہ قوم کا رواج ان سب پر غالب! ـــــ مانیئے یا نہ مانیئے۔ حیرت چاہے جتنی کر لیجئے، بہرحال واقعہ تھا یہی اور مسلمانوں کی یہ بغاوت اسلام کے خلاف کھلم کھلا دو چار سال نہیں، شاید صدیوں جاری رہی!

اور مثال تنہا اسی مسئلہ کی نہیں۔ عورت کی میراث شرعی سے متعلق اُمت کا کیا عمل رہا کیا ہے؟ قرآن مجید کے صاف صاف حکم کے باوجود کتنے باپوں نے بیٹیوں کو حصہ دلایا! اور کتنے بھائیوں نے بہنوں کو ترکہ میں اپنا شریک بنایا؟ اس کے برعکس دھڑلے کے ساتھ اور فخریہ "رواج خاندانی" عدالتوں تک میں شریعت کے خلاف پیش ہوتا رہا ہے یا نہیں؟ ہم مسلمان ہیں ضرور لیکن حق دختری ہمارے خاندان میں رائج نہیں۔ ترکہ ہمارے ہاں صرف مردوں میں تقسیم ہوتا ہے بزرگوں کے وقت سے ہمارے ہاں کی واجب العرض میں یہی لکھا چلا آرہا ہے ـــــ مسلمان اس جزئی ارتداد کا اعلان پوری جسارت اور بلند آہنگی سے کرتے رہے اور پھر بھی مسلمان کے مسلمان بنے رہے۔ رواج کی قوت کا یہ اثر تھا کہ بہنیں اور لڑکیاں خود اپنا حصہ مانگنے سے شرمانے لگیں۔ اور مانگنا الگ رہا، ملتے ہوئے حصہ سے انکار کرنے لگیں!

ان نظیروں کو جو بالکل سامنے کی ہیں سامنے رکھ اس پر حیرت کیوں کیجئے کہ عورتوں ہی کے سلسلہ میں اب امت نے بغاوت تعدد ازدواج کے مسئلہ میں شروع کی ہے اور قرآن مجید کی صراحت رسول کریمؐ اور انبیائے سابقین کی سنت اور صحابہ کرام کے تعامل سب کے خلاف صدا یہ لگانا شروع کی ہے کہ "مسلمان شوہر اب ایک وقت میں بیوی ایک کے سوا دوسری نہیں کر سکتا! اور اگر وہ اس کی ہمت کرے، تو زندگی اس پر تنگ کر دی جائے" ہاں بلا قید نکاح یوں جتنی عورتوں کے ساتھ چاہے منہ کالا کرتا پھرے" ـــــ غیر قوموں کی تقلید، جاہلی مذہبوں کی ریس، جس طرح پہلی دو بغاوتوں میں محرک رہی ہے ٹھیک اسی طرح تیسری اور جدید ترین اور "نہایت" فیشن ایبل" بغاوت کی بھی محرک عمل ہے!

(صدق جدید ۱۰؍۵؍۵۹)

یہ باتیں تو بہرحال فروعی اور انفرادی حیثیت رکھتی ہیں۔ مگر وہ چیزیں جس پر اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی بنیاد ہے افسوس کہ مسلمان آج اس سے بالکل بیگانہ ہو بیٹھا ہے کیا یہ بات باعث تعجب و حیرت نہیں جو موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی طرف سے پیش کی جاتی ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے وحی و الہام کا دروازہ ہمیشہ ہمیش کے لئے بند ہوگیا۔ اور جو کوئی بھی اس قسم کا دعوےٰ کرے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حالانکہ قرآن مجید اس کے خلاف گواہی دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے:۔

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون (حٰمٓ السجدہ)

دراصل یہ ایک عظیم الشان امتیازی نشان تھا جو مسلمانوں کو بمقابلہ دیگر مذاہب کے خدا تعالےٰ کی طرف سے عطا ہوا تھا۔ مگر اسلام کا دم بھرنے والے اب اس کو چنداں اہمیت نہیں دے رہے۔ حالانکہ محبت کا تقاضا تو یہ ہوا کرتا ہے کہ محبوب سے ہمکلامی کا زیادہ سے زیادہ موقعہ ملے اور اُس کے شیریں کلام سننے کی سعادت حاصل ہوتی رہے۔ مگر اس زمانہ کے مسلمان ہیں کہ اس کا نام لینے والے کو ہی دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں!!!

ببیں ایں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

حقیقت یہ ہے کہ مسلمان خطرناک طور پر بگڑ چکا ہے۔ اُس کی علمی اور عملی حالت یکسر بدل چکی ہے۔ اس کا انداز فکر وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ وہ نام کا مسلمان ہے لیکن اپنے کردار کے اعتبار سے اُسے اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ذرا مولانا موصوف کے حسب ذیل الفاظ دوبارہ مستحضر فرما لیجئے فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں کی یہ بغاوت اسلام کے خلاف کھلم کھلا دو چار سال نہیں شاید صدیوں جاری رہی"

مسلمان اس جزئی ارتداد کا اعلان پوری جسارت اور بلند آہنگی سے کرتے رہے اور پھر بھی مسلمان کے مسلمان بنے رہے"

جب یہ حالت ہے تو کیا کوئی شخص صدق دل سے قرآن مجید کی حسب ذیل آیت پر غور فرمائے گا؟:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللّٰہ بقوم یحبھم ویحبونہ .... لا یخافون لومۃ لائم.... (مائدہ ع ۸)

کہ اے ایمان کا دعوےٰ کرنے والو تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے روگردانی کرتے ہوئے (عملاً) ارتداد اختیار کرے گا۔ تو یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ کچھ زمانہ کے بعد ایک ایسی قوم کو کھڑا کر دے گا۔ جو اس سے محبت رکھیں گے۔ اور وہ اُن سے محبت کا سلوک کرے گا........ وہ اُس کے دین کی خاطر لوگوں کی ملامت سے چنداں خائف نہ ہوں گے، بلکہ اس کی خدمت کو اپنے لئے باعث فخر خیال کریں گے۔

جب مسلمانوں کی عملی حالت اُن کے ارتداد کو عیاں کر رہی ہے اور بڑے بڑے علماء اور مفکرین کو اس کا اعتراف ہے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ خدا تعالےٰ ان نام کے مسلمانوں کی جگہ ایسے لوگوں کو کھڑا کر دے جو کام کے مسلمان بھی ہوں اور اُس کے دین کی صحیح رنگ میں خدمت بھی بجا لانے والے ہوں۔

چونکہ دین اسلام خدائی مذہب ہے۔ اس لئے قدرت نے اس کی اصلاح کے بروقت سامان بھی کر دیئے گئے۔ اور خدا کے فضل سے وہ موعود قوم احمدیہ جماعت کی شکل میں حضرت رسول عربی صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے سچے خادم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ہاتھ پر اکٹھی ہوئی۔ جس نے اس پُر آشوب زمانہ میں خالص روحانی بنیادوں پر خدمت اسلامی کا بیڑہ اُٹھایا۔ اور اسی نیک جذبہ کے ماتحت اس کے بیسیوں مبلغین اکناف عالم میں مصروف عمل ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے الہام کے مطابق کہ ؎

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

آج سچے اور سچے مسلمانوں کی جیتی جاگتی تصویر اس جماعت کے افراد میں ملے گی۔ مبارک وہ جو ان سچی باتوں پر غور کرتا اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتا ہے!!

زمین و آسمان کا فرق

اخبار اہلحدیث دہلی میں "ایک بہت بڑا فتنہ" کے عنوان سے مولانا قمر بنارسی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں جماعت اسلامی' کا جماعت اہلحدیث سے موازنہ کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"جماعت اہلحدیث اور جماعت اسلامی میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ جماعت اسلامی ہرگز مذہبی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ مذہب کے لباس میں سیاسی جماعت ہے"

پھر جماعت اسلامی کے مختلف فرقوں میں مل کر کام کرنے کا قدرے جائزہ لیتے ہوئے اپنے بھائیوں کو یوں ان الفاظ خبردار کرتے ہیں:۔

"میں اہلحدیث بھائیو! جماعت اہلحدیث کے لئے جماعت اسلامی بہت بڑا فتنہ ہے۔ اس سے پرہیز کیجئے ورنہ جماعت اہلحدیث رفتہ رفتہ مٹ جائے گی۔ اور فنا ہو جائے گی۔ مذہبی حیثیت سے حق ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ نماز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا حق ہے۔ اور وہ فلاں باتوں کو چھوڑ کر ربانی مسند پر بیٹھ

اسلامی تمدن بقیہ صفحہ ۴

جگہیں تھیں۔ بنگال میں اور نگ زیب کے وائسرائے مرشد علی خاں کے ماتحت بلا شرکت غیرے محکمہ سول ہندوؤں کے ہاتھ میں تھا۔ بعض اہم فوجی ملازمتیں بھی ان کے ہاتھ میں تھیں۔ جن میں سے دیا نرائن بوس رائے جسونت رائے۔ راگھو نندن۔ لاہوری مل دلیپ سنگھ۔ رام جیو اور دیا رام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ تو دہلی میں بھی محکمہ مال کا افسر اعلیٰ عملاً ایک ہندو تھا۔ مسلمانوں کے عہد میں جس کا دامن تیرھویں صدی سے لے کر جنگ پلاسی تک پھیلا ہوا ہے ہندوؤں کو یہ کبھی بھی محسوس نہیں ہوا کہ وہ کسی بدیسی راج میں زندگی بسر کر رہے ہیں"

شاہان اسلام کی رواداری

بعض دفعہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے عہد میں کوئی نیا مندر تعمیر نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن یہ ایک کھلی اور واضح غلط بیانی ہے رائے بہادر لالہ بیج ناتھ نے اپنی کتاب Hinduism Past & Present میں اس طرح غلطی کو واضح کیا ہے وہ لکھتے ہیں:۔

"آج تک بھی آگرہ اور دہلی میں بہت سے ایسے مندر موجود ہیں جو اسلامی عہد میں تعمیر ہوئے تھے۔ برندابن۔ گووندا جی گوپی ناتھ جی اور مدن موہن جی کے مشہور مندر اسلامی عہد ہی میں تعمیر ہوئے تھے" (باقی)

اخبار عالم احمدیت

ربوہ ۷ رجون۔ آکسفورڈ یونیورسٹی اور اس کے طریقِ تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے محترم مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے بتایا کہ وہاں تمام ممالک سے طلباء آتے ہیں۔ لیکن اس یونیورسٹی کا ماحول سب کی عادات و اطوار کو ایک ہی سانچے ڈھال دیتا ہے۔ وہاں کی روایات یہ ہیں۔ اوسطاً ۸ گھنٹے مطالعہ میں انہماک۔ لباس اور طرزِ معاشرت میں انتہائی سادگی۔ تکلفات سے پرہیز۔ ہر وقت کسی کام میں مصروف رہنا۔ جھوٹ سفارش اور بلا استحقاق کسی چیز کو اپنے مصرف میں لانے سے انتہائی نفرت۔ آپ نے بتایا کہ وہاں کمروں میں تالا ہی نہیں ہوتا۔ اور چوری کی واردات کبھی نہیں ہوتی۔ ایک دفعہ چوری ہونے سے قیامت برپا ہوگئی۔ ایک بانگی شخص مجرم نکلا۔ نیز آپ نے فرمایا کہ ہمارے ۳۴ ہفتے تعلیم کے مقابل پر ۱۸ ہفتے تعطیلات کے ہوتے ہیں۔ باوجود اس کے ۱۰ گھنٹے روزانہ مطالعہ کی اوسط میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اور یہی روایت طلبہ کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور وسعتِ علم پیدا کرنے کا موجب بنتی ہے۔

۱۰ رجون۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) سے ۴½ سال کی تبلیغ کے بعد ۷ رجون کو واپس تشریف لائے ہیں اور مکرم میاں سراج الدین صاحب موذن قادیان کے صاحبزادہ ہیں۔ ان کے نیز مکرم حافظ بدر الدین صاحب مبلغ ماریشس کے اعزاز میں آج دعوت و تبشیر کی طرف سے ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس مبارک تقریب میں مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے احمدی نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ تیرہ سو سال بعد تبلیغ اسلام کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے اب یہ فرض ہے کہ قرن اول کی سی روایات کو زندہ کریں۔ قرنِ اول میں بھی تبلیغ اسلام کی بنیاد ایک مرکزی تنظیم کے ماتحت رکھی گئی تھی۔ پہلے بھی اشاعت اسلام تلوار کی اعانت سے بے نیاز تھا۔ اور اب بھی محض تبلیغ کے ذریعہ دنیا میں غلبہ حاصل ہوگا۔ چین وغیرہ ممالک جہاں مسلمانوں نے تلوار اٹھائی ہی نہیں۔ مسلمانوں سے بھری پڑی ہیں۔ نیز انڈونیشیا وغیرہ جہاں تبلیغی مہمات گئیں۔ وہاں اسلامی اسلام ہے۔

مکرم کلیم صاحب نے بتایا کہ رعنیزینہ پاکستان کے بعد گولڈ کوسٹ میں بڑی منظم جماعتیں ہیں۔ وہاں جماعت کے ایک ہائی سکول اور دس ابتدائی مدارس ہیں۔ مکرم حافظ صاحب نے بتایا۔ کہ ماریشس میں ایک مقام "دنیا کا کنارہ" کہلاتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ ماریشس میں سب سے پہلا احمدی ۱۹۱۲ء میں ہوا۔ اور پھر ۱۹۱۵ء میں حضرت صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ وہاں سب سے پہلے مبلغ مقرر ہوئے۔

ربوہ ۱۰ رجون۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے ماہانہ جلسہ میں نائب صدر مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے تقریر میں فرمایا کہ دین کے لئے قربانیوں کے مواقع ہمارے لئے اسی طرح میسر ہیں جس طرح قرونِ اولیٰ میں میسر تھے۔ صرف نوعیت بدل گئی ہے۔ قرن اول میں تلوار اٹھائی گئی اس لئے مسلمانوں کو بھی اٹھانی پڑی۔ اب مخالفین اسلام نشر و اشاعت اور پراپیگنڈے کے ذریعہ اسلام کا استیصال چاہتے ہیں۔ اس لئے تبلیغ و اشاعت سے ہی اس کا مقابلہ کیا جائے گا۔ آپ مرزا منور احمد صاحب مبلغ امریکہ اور مولوی نذیر احمد صاحب علی مبلغ افریقہ کی شاندار قربانیوں کا ذکر کیا کہ میدانِ تبلیغ میں ہی انہوں نے جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ اور یہ خوش نصیب مجاہدین یقیناً شہید ہی ہیں۔

جماعت ربوہ نیز امرائے اضلاع صوبہ پنجاب کی طرف سے مولانا مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم مبلغ مغربی افریقہ کی وفات پر قرارداد تعزیت پاس کیں۔

قائمقام امیر ربوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اعلان فرمایا ہے کہ آپ چند دن سے بلڈ پریشر کی زیادتی اور نبض کی تیزی اور پاؤں کے ورم اور نقرس کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت علاج و آرام کے لئے کچھ عرصہ کے لئے ربوہ سے باہر جا رہے ہیں۔ اس عرصہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مقامی امیر ہوں گے۔ احباب حضرت ممدوح کے لئے دعا سے بھی فرمائیں۔

علاقہ جنوبی ہند میں مجاہدِ احمدیت کی تبلیغی مساعی کا خلاصہ

ایک ماہ میں تین سو میل کا سفر۔ پانچ اہم تقاریر۔ پانچ خطبات ٹھوس تحریری کام

ایک نوجوان کا قبولِ احمدیت!

مکرم جناب مولوی عبد اللہ صاحب فاضل مبلغ علاقہ جنوبی ہند کی تبلیغی رپورٹ بابت ماہ مئی ۱۹۵۵ء نظارت دعوۃ و تبلیغ کے توسط سے موصول ہوئی ہے جو صاحب موصوف ہی کے الفاظ میں شائع کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو بیش از پیش خدمت کی توفیق دے۔ مولوی صاحب موصوف کو ذیابیطس کی شکایت رہتی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں (ادارہ)

(۱) دورہ کردہ مقامات: ماہ زیر رپورٹ میں کالیکٹ۔ کنانور۔ بڈاگرا پینگاڈی اور کوڈالی کے دورے کئے جس کے لئے ۳۱۰ میل کا سفر کیا گیا یعنی ۲۹۰ میل ریل گاڑی پر اور ۲۰ میل موٹر بس پر شہروں کے اندر رکشا گاڑی، سٹی بس اور پیدل جو مسافت طے کی گئی ہے وہ ان کے علاوہ ہے۔

(۲) تقریریں: شہر کالیکٹ میں رمضان المبارک کی راتیں مذہبی تقریروں کے لئے بہت موزوں سمجھی جاتی ہیں۔ اگر بارشوں کے دن نہ ہوں تو شہر کے مسلم علاقہ میں رات کو تقریریں سننے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں مسلمان جمع ہوا کرتے ہیں اس دفعہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے مبلغین سے مشورہ کرنے کے بعد جماعت کالیکٹ نے ایک پروگرام مرتب کیا اور اس کے مطابق ہماری تقریریں ہوئیں۔ دو تقریریں مولوی احمد رشید صاحب کی۔ دو تین تقریریں مولوی ابو الوفا صاحب کی اور پانچ تقریریں میری ہال ہوئی ہیں۔ ہر تقریر رات کے ½۹ بجے شروع ہوتی ہے۔ ہر تقریر کم از کم ½۱ گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ½۲ گھنٹہ کی ہوتی تھی۔ اور ہر تقریر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کی گئی ہے میری تقریریں مئی کی ۴، ۶، ۹، ۱۰، ۱۱ تاریخوں کو ہوئی تھیں احمدیت کے مختلف مسائل کے علاوہ متفرق مابہ النزاع مسائل بھی ان تقریروں میں بیان کئے گئے ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان ان تقریروں کو سنتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے دلوں کو کھولے اور ان کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔

میں نے اپنی تقریروں میں ندوۃ المجاہدین کہ جو اہل بدعت خیالات والوں کی ایک انجمن ہے۔ جو ہمارے خلاف تقریراً اور تحریراً غلط فہمیاں پھیلایا کرتے ہیں۔ وفات مسیح اور ختم نبوت کے مسائل پر مناظرہ تقریریں کرنے اور بعد میں طرفین کی تقریروں کو کتابی صورت میں شائع کرنے کے لئے دعوت دی ہے۔ اور اب اس کے متعلق اس انجمن کے سکرٹری صاحب کے اور میرے درمیان مراسلہ جاری ہے۔ سیکرٹری صاحب مالابار کے ایک مشہور عالم اور دینیات کے بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ ابھی تک کسی متفقہ فیصلہ پر ہم دونوں نہیں پہنچے فقط کتابت جاری ہے۔ وہ صرف ختم نبوت پر گفتگو کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ وفات مسیح پر گفتگو کرنے اور ہر دونوں کی تقریر کو کتابی شکل میں طبع کرکے شائع کرنے کے لئے وہ مستعد نظر نہیں آتے۔ خط و کتابت کے نتیجہ سے بعد میں انشاء اللہ تعالیٰ اطلاع دوں گا۔

(۳) تحریری کام۔ ماہ زیر رپورٹ میں ماہنامہ ستیا دوتن کے جون کے پرچہ کے لئے ایک مضمون لکھا گیا ہے جو قریباً ۵ صفحات کا ہوگا۔ اس علاقہ کے مسلمانوں میں تعلیم یافتہ طبقہ حدیث کا بیان کیا جاتا ہی ہا کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ مریں یا نہ مریں ہمیں اس سے کیا وہ مسئلہ ایمانیات میں سے نہیں ہے۔ میرا یہ مضمون اس خیال کا جواب ہے علاوہ ازیں زمانہ زیر رپورٹ میں چالیس خطوط مفاد سلسلہ کی خاطر مختلف متفرق مقامات میں لکھے گئے ہیں۔ گذشتہ ماہ لکھے ہوئے بعض مختصر مضامین پر نظر ثانی بھی کی گئی ہے۔

(۴) خطبات۔ جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر خطبات جمعہ وغیرہ پڑھائے۔ ۶ر اور ۱۳ر مئی کو کالیکٹ میں خطبات جمعہ پڑھ کر احباب کو سورۃ فاتحہ کے مطالب سے مستفیض ہونے، رمضان میں خاص طور پر عائد کرنے چندہ اور زکوٰۃ ادا کرنے اور تبلیغ کی طرف توجہ کرنے کی تلقین کی۔ ۲۰ر مئی کو بیماری کی وجہ سے مسجد میں نہیں جا سکا تھا۔ ۲۷ر کو کنانور میں خطبہ جمعہ پڑھا۔ اور نیکیوں میں آگے بڑھنے اور بدیوں سے اجتناب کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ ۲۴ر مئی کو پینگاڈی میں خطبہ عید الفطر پڑھا اور فاستبقوا الخیرات کی تفسیر بیان کی اور اس کے متعلق عید سے جو سبق ملتا ہے اسے بیان کیا۔ ۲۶ر مئی کو کوڈالی میں ایک احمدی دوست کا خطبہ نکاح پڑھا۔ اور اس میں زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی تعلیم کو پیش نظر رکھنے

بقیہ صفحہ ۵۔ کھڑا ہونا بھی حق ہے۔ زور سے آمین کہنا بھی حق ہے اور نہ کہنا بھی حق ہے۔ رفع یدین کرنا بھی حق ہے اور نہ کرنا بھی حق ہے۔ ان سب میں ایک ہی حق ہوگا دونوں ہرگز نہیں۔ مگر جماعت اسلامی کے نزدیک سب حق اور صحیح ہے" آگے چل کر فرماتے ہیں:- "اسنے میں کہتا ہوں اور ببانگ دہل کہتا ہوں کہ ۲۲ معلوم ہو اہلحدیث جماعت اسلامی میں چلا گیا وہ ہرگز اہلحدیث باقی نہیں رہتا" (اہلحدیث دہلی ۱۵ ۶/۵۵) مگر ایک طرف پاکستان میں مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور کے سلسلہ مضامین نے مودودی کیمپ میں کھلبلی مچا رکھی ہے تو دوسری طرف بھارت میں بھی اہلحدیث "صالحین" کی مخصوص چالوں سے بے خبر معلوم نہیں ہوتے۔ فتدبروا۔

کی نصیحت کی۔

(۵) **تعلیم و تربیت** جماعتوں کو تعلیم و تربیت کی خاطر احباب سے انفرادی اور اجتماعی گفتگو کرتا اور سوالات کا جواب دیتا اور مسائل پیش آمدہ سمجھاتا رہا۔ چنانچہ کالیکٹ اور کنانور میں خصوصیت سے ایسی گفتگو کی گئی۔ بڈاگرا نام شہر میں احمدی موجود ہیں۔ یک باپ اور ان کے دو جوان بیٹے۔ ایک عرصہ سے وہاں جانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ ۱۴ر مئی کو مکرم مولوی احمد رشید صاحب کے ساتھ وہاں گیا اور ان تینوں سے گھنٹوں گفتگو کرتا رہا۔ ان کو ضروری امور کے بارے میں نصیحت کی۔ مسائل سمجھائے اور سوالات کے جواب دیئے۔ اور کوڈالی میں بھی احباب سے گفتگو کر کے اجتماعی رنگ میں ان کو بعض مسائل سمجھائے گئے۔

۲۲ر مئی (۲۹ر رمضان) کو احمدیہ مسجد پینگاڈی میں مغرب سے ایک گھنٹہ پہلے تمام احمدی دوست جمع ہوئے۔ پہلے میں نے ایک مختصر تقریر کے ذریعہ دعا کی حقیقت، فوائد اور آداب احباب کو سنائے۔ اور یہ بھی بتایا کہ خاص طور پر کن کن امور کے متعلق دعائیں کریں زیادہ ضروری ہیں بعد ازیں سب نے مجمع میں دعا کی۔ اور احباب میرے ساتھ شامل ہوئے اور اس طرح لمبی دعا کی گئی خصوصیت سے اسلام کی اشاعت، احمدیت کی ترقی، اور حضرت امام علیہ السلام کی صحت و عمر درازی کے لئے۔

بیعت عرصہ زیر رپورٹ میں ایک دوست فارم بیعت پر کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ بیعت کنندہ اچھے مخلص نوجوان ہیں اور ایک مولوی صاحب (غیر احمدی) کے پسر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت اور ترقی عطا فرمائے۔

آمین

منظوری انتخاب عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ ہندوستان

جن مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مقامی عہدیداران کا انتخاب کر کے رپورٹیں مرکز میں موصول ہو چکی ہیں۔ محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے ان کے انتخاب کی منظوری عطا فرمادی ہے۔ جو شائع کی جارہی ہے۔ باقی مجالس جنہوں نے ابھی تک مقامی عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب کر کے رپورٹ مرکز میں نہیں بھجوائی وہ اس طرف فوری توجہ کریں۔

نمبر شمار	نام مجالس	عہدہ	نام عہدہ دار
۱	سکندر آباد (دکن)	قائد	مکرم بشیر الدین صاحب
۲	حیدر آباد (دکن)	"	" میر احمد صادق صاحب ایم۔اے
۳	بمبئی	"	" ایس ایم یوسف صاحب
۴	شاہجہانپور	"	" محمد بشیر الدین صاحب شباب
۵	بنگال	"	" لطیف الرحمن صاحب
۶	سونگھڑہ	"	" سید محمود احمد صاحب بشیر
۷	پینگاڈی	"	" مولوی سی ایچ عبد القادر صاحب
۸	کالی کٹ	"	" ایم کے حسن کویا صاحب

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

جملہ مبلغین ہند متوجہ ہوں

بعض مبلغین کی طرف سے آج مورخہ ۱۸/۶/۵۵ تک ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ اور یہ امر نہایت افسوسناک ہے۔ اس مرتبہ انہیں انفرادی خطوط لکھے جارہے ہیں۔ لیکن آئندہ جس مبلغ نے اس قدر تاخیر سے کام لیا اُسے جرمانہ کی سزا کے علاوہ اس کا نام اخبار میں دیا جائے گا۔

تمام مبلغین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ہر ماہ کی دو تاریخ تک گذشتہ ماہ کی تبلیغی رپورٹ مرتب کر کے اپنے علاقہ کے انچارج مبلغ کے پاس بھجوا دیا کریں۔ اور انچارج مبلغ ان رپورٹوں پر کارروائی کر کے (جیسا کہ ہر ایک کو الگ الگ چٹھی میں ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں) ہر ماہ کی دس تاریخ کو نظارت ہذا کے نام پوسٹ کر دیا کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

دعوتِ طعام۔ قادیان ۱۹ر جون بروز اتوار بدن سنگھ صاحب متصل مکان حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے اپنے لڑکے کی شادی پر متعدد احمدی احباب کو دعوت طعام پر مدعو کیا۔ سردار صاحب موصوف پرانے قادیان کے رہنے والے ہیں۔

برائے اطلاع جملہ دیہاتی مبلغین

جملہ دیہاتی مبلغین متعینہ ہندوستان کو اطلاع دی گئی تھی کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ان کے لئے یکم مئی ۱۹۵۵ء سے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بامقطعہ مشاہرہ مقرر فرمایا ہے۔ اس بارہ میں بعض دیہاتی مبلغین کی طرف سے یہ دریافت کیا جارہا ہے کہ انہیں اس کے علاوہ کوئی الاؤنس مثلاً بیوی الاؤنس، بچہ الاؤنس یا زہنگی الاؤنس بھی دیا جائے گا؟ سو جملہ دیہاتی مبلغین مطلع رہیں کہ انہیں ۵۰/- روپیہ ماہوار کے علاوہ کوئی دیگر الاؤنس نہیں دیا جائے گا۔ نہ بیوی الاؤنس نہ بچہ الاؤنس اور نہ زہنگی الاؤنس۔ مجرد اور متاہل تمام دیہاتی مبلغین کے لئے یہی ۵۰/- روپیہ مشاہرہ مقرر کیا گیا ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پر ایک نظر

یہ ۸۸ صفحات کی کتاب مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے تالیف فرمائی ہے اور نہایت ہی مفید ہے۔ بالخصوص تعلیم یافتہ طبقہ میں تبلیغ کے لئے اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ نام نہاد جماعت اسلامی کے خلاف ایک کاری حربہ ہے۔ تحقیقاتی عدالت نے مسئلہ جہاد۔ احمدیوں کی تکفیر۔ قتل مرتد کے نظریہ کو شرح و بسط سے غلط ثابت کیا ہے۔ اور تحریک ختم نبوت۔ احمدیوں کی مقبولیت۔ صوبائی حکومت احرار کا احمدیوں سے سلوک اور احرار و جماعت اسلامی کی ذمہ داری وغیرہ تمام امور پر روشنی ڈالی ہے۔ علاوہ ازیں مکرم مولانا شمس صاحب نے مزید حوالجات سے اس کتاب کو مزین کر دیا ہے۔

قیمت صرف سوا روپیہ ۱/۴ (علاوہ محصول ڈاک) احباب ادارہ بدر سے منگوا سکتے ہیں۔

ایک مجرب نسخہ

اگر کوئی تم میں سے خدا تعالیٰ سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے۔ جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ اور جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیئے۔ وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(ناظر بیت المال قادیان)

نادر موقع

خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق مستقبل قریب میں ایک ایسا وقت بھی آرہا ہے جب سلسلہ کے پاس مال اس کثرت سے ہوگا کہ قربانیوں کے مطالبہ کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اور اس وقت بڑی سے بڑی مالی قربانی کی بھی وہ قدر نہیں ہوگی جو آج معمولی قربانی کی ہے۔ پس ضرورت ہے کہ اس نادر موقع کی انتہائی قدر کریں۔ اور قربانیوں کے میدان میں آگے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(ناظر بیت المال قادیان)

اسلام کا عظیم الشان نشان

احمدیت کے مختلف مسائل کے متعلق خود بانی سلسلہ احمدیہ کے اصل فیصلہ کن مضامین کی کتابیں کے ذریعہ تمام جہان کے مسلمانوں پر احمدیت کی حجت پوری ہو جاتی ہے۔

مفت پوسٹ کارڈ آنے پر } عبد اللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کلکتہ۔ ۱۸ جون۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے جو کراچی سے ڈھاکہ جاتے ہوئے آج چار گھنٹہ کے لئے کلکتہ میں ٹھہرے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے بھارت اور پاکستان کے وزراء اعظم کی اگلی کانفرنس اگست میں ہوگی۔ یہ اس مسئلہ کے جو بھارت اور پاکستان کی دوستی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے کے حل کی آخری کوشش ہوگی۔ اور اگر یہ کانفرنس ناکام رہی تو پاکستان اس مسئلہ کو پھر سے سکیورٹی کونسل میں پیش کرنے پر مجبور ہوگا۔ آپ نے کہا کہ کانفرنس کی تاریخ اور جگہ کا تعین پنڈت نہرو کی روس سے واپسی کے بعد کیا جائے گا۔

جالندھر۔ ۱۸ جون۔ موضع کلیان پور تھانہ صدر ضلع جالندھر کے ایک زمیندار بنتا سنگھ ولد بیساں سنگھ نے "تر" اگانے کا نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ انہوں نے اپنے کھیت میں تریں بوئی تھیں۔ ان میں سے ایک تر ۵ فٹ ۲ لمبی ۱۸ پونڈ وزنی تھی اس کی موٹائی ایک فٹ ½ ۵ انچ تھی۔ انہوں نے اس "تر" کا بیج کرتار پورہ کے سرکاری ڈپو سے لیا تھا۔

نئی دہلی۔ ۱۸ جون۔ مرکزی وزیر قدرتی ذرائع شری کے ڈی مالویہ نے آج اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ آسام آئل کمپنی نے آسام کے ایک نہارکٹیہ رقبہ میں تیل کے ایک نئے خطے کا پتہ لگا لیا ہے۔ چنانچہ اس جگہ سے تیل نکالنے کی غرض سے آسام آئل کمپنی اور بھارت سرکار کے درمیان عنقریب ہی ایک نیا معاہدہ طے پا رہا ہے۔

مونٹی ویڈیو۔ ۱۸ جون۔ ارجنٹائن کے باغی ریڈیو نے یہ دعوےٰ کیا ہے۔ کہ بحری فوج کی طرف ارجنٹائن کے صدر پیرن کے خلاف جو بغاوت شروع ہے وہ دبنے کی بجائے ارجنٹائن کے تین صوبوں کارڈوبا۔ انٹری ریاس اور سانتافی کی بری فوجوں میں بھی پھیل گئی ہے۔ ریڈیو نے یہ بھی دعوےٰ کیا ہے۔ پونس ایرز کے نزدیک ٹا گرانڈ کے بحری ہیڈ کوارٹر کی فوج بھی حکومت کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ اور باغیوں کی مدد کے لئے دوسری بندرگاہ کی طرف جا رہے ہیں اس بحری باغی فوج کی رہنمائی ایڈمرل مرل انیل اولیوری کر رہے ہیں۔ کل رات ارجنٹائن کی کانگریس نے ایک بل پاس کر کے سارے ملک میں محاصرے کی حالت کا اعلان کر دیا ہے اور بحری تاروں اور ٹیلیفون کے پیغامات دوسرے جگہ بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے۔ نیز سارے ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔

کلکتہ۔ ۱۸ جون۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے آج ڈمڈم کے ہوائی اڈہ پر ایک انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ کچھ وقت تک پاکستان کو امریکی فوجی امداد زیادہ ملنے لگ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب تک پاکستان کو تھوڑی امداد ملی ہے۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ پہلے امداد کافی ملتی تھی۔ مگر بعد میں کم ہوگئی آپ نے کہا کہ امریکن سرکار کو اس مطلب کی درخواست بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اس امداد کو تیز کرے کیونکہ وقت آنے پر یہ خود ہی تیز ہو جائے گی۔

کلکتہ۔ ۱۸ جون۔ پتہ چلا ہے کہ ہندوستان کی بنی ہوئی موٹر کاریں ایک دو ماہ تک لنکا اور برما کی سڑکوں پر چلنے لگ جائیں گی۔ ہندوستان موٹرز لمیٹڈ موٹریں برآمد کر رہی ہے۔

کراچی۔ ۱۸ جون۔ حکومت افغانستان نے کابل میں پاکستانی جھنڈے کی بے حرمتی کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کا مطالبہ منظور کر کے اس جھنڈے کو پھر سے کابل میں پاکستانی سفارت خانہ پر فوجی اعزاز کے ساتھ لہرانا منظور کر لیا ہے۔ مگر افغان نے یہ شرط منظور نہیں کی کہ پاکستانی جھنڈا لہرانے کے موقعہ پر افغانستان کا وزیر خارجہ خود موجود ہو۔ چنانچہ اب افغانستان کا کوئی ایک وزیر اس موقعہ پر موجود ہوگا۔ نیز اس موقعہ پر ایک سو افغان فوجی پاکستانی جھنڈے کو سلامی دیں گے۔ اور اس سے پیشتر افغانستان اور پاکستان کے قومی ترانے بجائے جائیں گے پاکستان نے افغانستان کا یہ مطالبہ بھی منظور کر لیا ہے کہ پشاور میں افغان پرچم کی بے حرمتی کے معاملہ کی ۵ ممالک کے بین الاقوامی کمیشن کے نمائندوں کے ذریعہ تحقیقات کرائی جائے مگر یہ تحقیقات کابل میں پاکستانی پرچم لہرائے جانے کے بعد شروع ہوگی۔ یہ بھی فیصلہ ہوگیا ہے۔ کہ کابل میں پاکستانی قونصل کا دفتر پھر سے چالو ہو جانے کے بعد ہی پشاور میں افغان قونصل خانہ پھر سے شروع کیا جائے گا۔

ڈھاکہ۔ ۱۸ جون۔ آئین ساز اسمبلی کے لئے مشرقی پاکستان کے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے تھے۔ ان میں سے ۱۶۰ منظور کئے گئے۔ ۲۱ کے کاغذات نامزدگی دو مرتبہ داخل کئے گئے اور کاغذات نامزدگی مسترد کر دیئے گئے ہیں۔

ماسکو۔ ۱۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو اگلے بدھوار کو ماسکو کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کریں گے۔ روس میں یہ اعزاز کسی دوسرے غیر ملکی مہمان کو آج تک حاصل نہیں ہوا۔ پنڈت نہرو کی تقریر کے لئے سب سے بڑا سٹیڈیم آراستہ کیا جا رہا ہے۔ جہاں ۸۰۰۰۰ آدمی بیٹھ سکیں گے۔ بھارتی پردھان منتری کے بعد روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن بھی تقریر کریں گے

معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو کی تقریر ہندی میں ہوگی۔ اور مترجم اس کا روسی ترجمہ سنائے گا۔ ماسکو کی تقریر کے ساتھ پنڈت نہرو کا روسی دورہ ختم ہو جائیگا۔

دہلی۔ ۱۸ جون۔ بھارت اور لنکا کے درمیان سمندر کو قابل جہاز رانی بنانے کے لئے گہرا کرنے کی سکیم پر غور کرنے کے لئے مرکزی محکمہ ٹرانسپورٹ کے چار ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی ہے۔ اگر یہ سکیم سرے چڑھ گئی۔ تو بحیرہ عرب سے بحری جہاز کم فاصلہ طے کر کے خلیج بنگال میں جا سکیں گے۔

کوروکشیتر۔ ۱۸ جون۔ برہمن پنچائت کے اس حالیہ اعلان پر بھاری تنفیس کھڑا ہو گیا ہے کہ جیوتی سر وہ جگہ نہیں ہے جہاں بھگوت گیتا کا اپدیش دیا گیا تھا۔ پنچائت جو وہاں پنڈتوں کی جماعت ہے اپنے مخالف چینوں کو چیلنج دیا ہے کہ اگر ان کی بات سچی ہے تو شاستروں سے ثبوت پیش کریں۔ پنچائت نے اس کے لئے دس ہزار روپے انعام کا اعلان کیا ہے۔ غرض بھاگوت گیتا کے اپدیش کی جگہ کا جھگڑا اب طے ہوتا نظر نہیں آتا۔ اس وقت فریقین ایک دوسرے پر غرا رہے ہیں۔ (پرتاپ ۲۰ جون ۵۵)

ماسکو۔ ۱۷ جون۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو اور ان کی پارٹی آج مغربی سائبیریا کے جنوبی حصہ کے ایک صنعتی شہر میگنیٹو گورسک پہنچے۔ جہاں آپ نے لوہے اور فولاد کے ایک کارخانہ کا معائنہ کیا۔ بعد ازاں آپ ہوائی جہاز کے ذریعہ خطہ یورال میں سوارڈلاسک کے مقام کی طرف روانہ ہوگئے۔ معلوم ہوا ہے کہ یورال کے کارخانوں میں بھارت کے لئے تیل صاف کرنے کی بھاری مشینری تیار ہو رہی ہے اس کے علاوہ روس نے بھارت کو تیل کی پائپ مہیا کرنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ یورال کے جن کارخانوں میں بھارت کے لئے بھاری مشینری تیار ہو رہی ہے۔ وہاں کام وقت مقررہ سے بہت پہلے ختم کیا جا رہا ہے۔

ماسکو۔ ۱۷ جون۔ روس میں سرکاری افسران اور لیڈروں کی حفاظت کے لئے جو کڑے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ پنڈت نہرو نے ان کا سہارا لینے سے انکار کر دیا ہے۔

جالندھر ۱۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ نکاسی جائیدادوں کی نیلامی کا کام ۲۹ جون سے شروع کیا جا رہا ہے۔ اور پہلی قسط کے اوپر جالندھر شہر میں کم و بیش ۶۰ نکاسی مکان نیلام کئے جائیں گے۔ اس کے بعد دوسری قسط کی فہرست بنائی جائے گی۔ اور یہ کام اس طرح جاری رہے گا۔ تاوقتیکہ صوبہ بھر میں لگ بھگ ۴۰ ہزار نکاسی مکان نیلام نہیں ہو جاتے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ۵۰ ہزار سے زیادہ مالیت کے نکاسی مکانوں کے لئے ٹنڈر طلب کئے جا چکے ہیں جو ۲۰ جون کو کھولے جائیں گے۔ اور اس کے اور اسی قسم کے ۵۰ ہزار سے زائد مالیت کے مزید نکاسی مکانوں کے ٹنڈر طلب کئے جائیں گے۔ اس دوران میں مکانوں کی الاٹمنٹ بند ہے اور جو مکان خالی ہوتا ہے سربمہر کر دیا جاتا ہے۔

تاشقند۔ ہوائی اڈہ پر وزیر اعظم مسٹر نہرو کو شہریوں کی طرف سے اردو میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جسے ایک ازبک شہری نے پڑھا۔ وزیر اعظم نہرو نے اس کا جواب اردو ہی میں دیا۔ جسے حاضرین نے کسی حد تک سمجھا اور سمجھ کر انہوں نے تالیاں بجائیں۔ مسٹر نہرو نے کہا کہ "ہندوستان اور ازبک ایک دوسرے کے اچھے پڑوسی ہیں اور دونوں ملکوں کے کلچر میں بہت سی باتیں مشترک ہیں"

بمبئی۔ (ڈاک سے) پنڈت سندر لال نے یہاں پر انجمن ترقی اردو کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے مسلمانوں پر فخر کیا اور کہا کہ مسلمانوں نے ملک کی مشترکہ زبان اردو میں نگینے جڑ کے اسے عروس نو کی شکل دی۔ انہوں نے کہا کہ تمدن کا ذخیرہ کلچر اور تاریخ کا خزانہ "اردو" میری مادری زبان ہے اس لئے میں اس کے گلے پر چھری پھرتے ہوئے ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔ اور غالب اور حالی جیسے زندہ لوگوں کی بول چال کی زبان ہے۔